

نور اور دشت سہا سا وہ فضا دراج و کبک و مہو و ملاؤس کی صدا
جوش گل وہ نالہ مرغان خوش نوا سردی جگر کو بخشی تھی صبح کی ہوا
پھولوں سے سرسبز شجر سرخ پوش تھے تھالے بھی نخل کے سبد گل فروش تھے ۱۶

فرہنگ:

جنگل، صحرا، بیابان، میدان، ریگستان

دشت:

تیر

دراج:

ایک قسم کا تیر

کبک:

مور

ملاؤس:

تیر کی قسم کا ایک چھوٹا پرندہ، کوا

مہو:

درخت، کھجور کا درخت

نخل:

درختوں کے گرد پانی دینے کا کم گہرا گڑھا، وہ گڑھا جس میں درخت لگایا جائے

تھالا:

تشریح

نور نے جنگل کو خوبصورت بنا دیا تھا۔ تیر، کبک، مہو اور مور اپنی اپنی آوازوں میں چپک رہے تھے۔ پھولوں پر جوانی آئی ہوئی تھی اور دلکش آواز والے پرندے گارہے تھے۔ صبح کی ہوا جگر کو ٹھنڈک پہنچتی تھی۔ سرسبز بیڑوں پر سرخ رنگ کے پھول لگے ہوئے تھے۔ کھجور کے تھالے دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی پھول بیچنے والے کی ٹوکریاں ہیں۔

۱۷ وہ دشت وہ نسیم کے جھونکے وہ سبزہ زار پھولوں پہ جا بجا وہ گہرے آب دار
الٹا جھوم جھوم کر شاخوں کا بار بار بالائے نخل ایک جو بلبل تھا گل ہزار
خواہاں تھے زیرِ گلشن زہرا جو آب کے شبنم نے بھر دیئے تھے کٹورے گلاب کے

فرہنگ:

گہرے آب دار: چمکدار موتی

تشریح

جنگل میں ہر سو سبزہ بچھا ہوا تھا اور صبح کے ہوا کے خوشگوار جھونکے آرہے تھے۔ پھولوں پر شبنم موتیوں کے مانند دکھائی دیتی تھی۔ درختوں کی شاخیں بار بار جھوم جھوم کر اٹھ رہی تھیں۔ پھول ہزاروں کی تعداد میں تھے لیکن پھولوں کا عاشق بلبل صرف ایک تھا گلاب کی پتیاں شبنم سے لبریز تھیں۔

۱۸ کانٹوں میں اک طرف تھے ریاض نبی کے پھول خوشبو سے جن کی خلد تھا جنگل کا عرض و طول
دنیا کی زیب و زینت کا شانہ بتول وہ باغ تھا لگا گئے خود جسے رسول

وہ عشاء کے عشرہ اول میں کٹ گیا وہ باغیوں کے ہاتھ سے جنگل میں کٹ گیا

فرہنگ:

ریاض: باغ، بہن، گلزار
 علد: جنت، بہشت، فردوس
 کاشانہ: جھونپڑا، چھوٹا سا گھر
 عزاء: ماتم پری، پرسہ، مصیبت پر صبر

تشریح:

دفعہ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کے پھول کانٹوں تکلیفوں میں گھرے ہوئے تھے۔ ان کی خوشبو سے پورا جنگل بہشت بنا ہوا تھا۔ یہ بنت رسول کے جھونپڑے کی زیب و زینت تھے۔ یہ وہ باغ تھا جسے رسول اکرم لگا گئے تھے۔ ماتم پری کے مہینے محرم کے پہلے عشرہ دس دنوں میں یہ باغ کاٹ دیا گیا۔ شریعت محمدیہ کے باغیوں نے اہل بیت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اعزہ و اقربا کو جنگل کر بلا میں شہید کر دیا۔

۱۷

اللہ رے خزاں کے دن اس باغ کی بہار پھولے سماتے تھے نہ محمدؐ کے گل عذار
 دولہا بنے ہوئے تھے اہل تہمتی گلوں کا ہار جاگے وہ ساری رات کے وہ نیند کا خوار
 راہیں تمام جسم کی خوشبو سے بس گئیں جب مسکرا کے پھولوں کی کلیاں بکس گئیں

فرہنگ:

بکنا: کلی کا کھلنا، کلی کا چٹکنا، مسکراتا، خوش ہونا، مرجھانا، پژمردہ ہونا
 عذار: گال، رخسار، چہرہ، رخ

تشریح:

جسے دیکھ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک پھولے نہ سماتے تھے اس باغ کی بہار پر خزاں طاری ہو گئی۔ اہل بیت کے نوجوان دولہا بنے ہوئے تھے۔ موت ان کیلئے پھولوں کا ہار تھی۔ وہ رات بھر جاگتے رہے تھے اس لیے ان کی آنکھیں خمار آلود تھیں۔ جب پھولوں کی کلیاں مسکرا کر مرجھا گئیں تو جسم کے تمام راستے خوشبو سے معمور ہو گئے۔

۱۸

وہ دشت اور خیمہ زنکار گوں کی شان گویا زمیں پہ نصب تھا اک تازہ آسمان
 بے چوبہ سپہر بریں جس کا سائبان بیت العتیق دین کا مدینہ جہاں کی جان
 اللہ کے حبیب کے پیارے اسی میں تھے سب عرش کبریا کے ستارے اسی میں تھے

فرہنگ:

بے ستون، لکڑی کے بغیر
بے چوبہ: پرانا گھر خانہ کعبہ بیت اللہ

تشریح:

امام حسین علیہ السلام کی شان کیا بیان کروں اسے دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ گویا زمین پر آسمان
نصب کر دیا گیا ہے۔ اس کا سا بان فلک تھا۔ یہ خیمہ بیت اللہ اور مدینہ منورہ کی نظیر پیش کرتا تھا۔ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے جو عرش الہی کے ستارے تھے سب اسی خیمہ میں موجود تھے۔

ناگاہ چرخ پر خط ابیض ہوا عیاں تشریف جانماز پہ لائے شہ زماں
جادے بچھ گئے عقب شاہ انس و جاں صوت حسن سے اکبر مہر نے دی اذان
ہر اک کی چشم آنسوؤں سے ڈبڈبا گئی گویا صدا رسول کی کانوں میں آ گئی

فرہنگ:

ناگاہ: اچانک، یکدم

خط ابیض: سفید لکیر

انس: انسان

جاں: جن

صوت: آواز، صدا

تشریح:

اچانک آسمان پر سفید لکیر نمودار ہوئی جو پو پھٹنے کی علامت تھی اور زمانے کے بادشاہ امام حسین
علیہ السلام نماز ادا کرنے کیلئے مصلے پر تشریف لائے تو انسانوں اور جنوں نے آپ کی امامت میں نماز ادا
کی۔ حضرت علی اکبر نے خوش الحانی سے اذان دی تو محسوس ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز
کانوں میں آرہی ہے۔ آنحضور کی یاد آتے ہی سب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

ہمیں شاہ روتے تھے خیمے میں زار زار چکی کھڑی تھی صحن میں بانوئے نامدار
نصب بلائیں لے کے یہ کہتی تھی بار بار صدقے نمازیوں کے مؤذن کے میں غار
کرتے ہیں یوں ثنا و صفت ذوالجلال کی لوگو! اذان سنو مرے یوسف جمال کی

فرہنگ:

ہمیں: عزت اہل خانہ گھر والے